بیضہ دانی کا کینسر چوتھی سٹیج پر بھی قابلِ علاج ہے۔ڈاکٹر سمیر فصیح کنسلٹنٹ میڈیکل اونکالوجسٹ شوکت خانم ہسپتال

ستمبر کے مہینے کو بیضہ دانی (اووارین) کینسر بارے میں آگاہی سے منسوب کیا جاتا ہے۔اس حوالے سے شوکت خانم میموریل کینسر ہسپتال اور ریسرچ سنٹر کے کنسلٹنٹ میڈیکل اونکالوجسٹ ڈاکٹر سمیر فصیح نے بتایا کہ شوکت خانم ہسپتال میں بیضہ دانی کا کینسر، چھاتی کے کینسر کے بعد دوسرا سب سے زیادہ دیکھے جانے والا مرض ہے۔اگرچہ کینسر کی دوسری اقسام کی طرح اس کی بھی جلد تشخیص ہو جائے تو علاج آسانی سے ہو جاتا ہے لیکن اس کی سکریننگ ایک مشکل عمل ہے جس کی وجہ سے یہ زیادہ تر دیر سے تشخیص ہوتا ہے۔عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو ایڈوانس یا چوتھی سٹیج کا کینسر ہے تو اس کا زندہ بچنا ممکن نہیں لیکن یہ بات کینسر کی تمام اقسام کے بارے میں درست نہیں۔ بیضہ دانی کا کینسر اگر چوتھی سٹیج پر بھی ہو تو سرجری یا آپریشن کے ذریعے اس کا کامیاب علاج ہو سکتا ہے۔ شوکت خانم ہسپتال میں اس حوالے سے تشخیص و علاج کی تمام جدید ترین سہولیات موجود ہیں۔ یہاں آنے والے مریضوں کے لیے ماہر ڈاکٹرز کی ایک ٹیم علاج کا لائحہ عمل تیار کرتی ہے تاکہ کامیابی کے امکانات زیادہ سے زیادہ ہوں۔

ڈاکٹر سمیر فصیح نے اس مرض کی وجوہات کے بارے میں بات کرتے ہوئے بتایا کہ ان خواتین میں بیضہ دانی (اووارین) کینسر ہونے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں جن کی قریبی رشتے دار خواتین کو چھاتی یا اووارین کینسر ہوا ہو۔ایسی خواتین کو باقاعدگی سے اپنی سکریننگ کروانی چاہیے۔گلوبل کینسر آبزرویٹری کے مطابق پاکستان میں سال 2020 کے دوران اووارین کینسر کے تقریباً 4000 نئے کیس سامنے آئے جبکہ اس کی وجہ سے تقریباً 3000 اموات ہوئیں۔اس حوالے سے ملک بھر میں جنرل فیزیشنز اور عام عوام میں آگاہی پھیلانے کی ضرورت ہے تا اس مرض کی جلدی تشخیص ہو سکے۔ نہوں نے بتایا کہ اگر کسی خاتون کو اپنا پیٹ مسلسل پھولا یا سوجا ہوا محسوس ہو، کھانا کھاتے ہوئے بھوک ختم ہو جائے یا معمول سے زیادہ پیشاب کرنے کی حاجت محسوس ہو تو یہ اووارین کینسر کی علامات ہو سکتی ہیں۔ایسی علامات والی خواتین کو چاہیے کہ وہ فوری طور پر کسی مستند ڈاکٹر سے مشورہ کریں تاکہ مرض کی تشخیص و علاج ممکن ہو سکے۔